بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۳

خطبہ نمبر ۲۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۳۰ احسان ۱۳۴۴ ہش ۲۹ صفر ۱۳۸۵ھ ۳۰ جون ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۴۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۹ جون بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔

اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

○ — ربوہ ۲۹ جون۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت درد گردہ کے باعث ابھی ناساز ہی ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے درد میں تو کمی ہے۔ لیکن ضعف تا حال بہت ہے۔ احباب جماعت توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترمہ سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

○ — ربوہ ۲۹ جون۔ محترم جناب حافظ محمد رمضان صاحب رقم فرماتے ہیں۔

"مجھے باوجود بلڈ پریشر کے درست ہونے کے عام کمزوری بہت زیادہ ہے۔ گزشتہ سال کے شروع میں اعصابی کمزوری یا خفیف فالج ہوا تھا جس کے بعد سے کمزوری بڑھ رہی ہے۔ اب دائیں ہاتھ کو بہت جھٹکے لگتے رہتے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں عموماً اور درویشان قادیان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں خصوصاً درخواست ہے کہ عاجز کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں"

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

۵ جولائی سے بعد قرآن کریم کا درس دیں گے

تعلیم القرآن کلاس کے پیش نظر نظارت ہذا نے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی خدمت میں درخواست کی تھی کہ مسجد مبارک میں درس قرآن کریم فرماویں صاحبزادہ صاحب موصوف نے ۵ جولائی کے بعد سے درس دینا منظور فرمالیا ہے۔ احباب مطلع رہیں اور استفادہ فرمائیں (ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان گناہ کی طرف کیوں جھکتا ہے اور گناہ کا خیال پیدا ہی کیوں ہوتا ہے

اُس وقت تک ہی انسان گناہ کرتا ہے جب تک وہ خدا سے بے خبر رہتا ہے

"انسان گناہ کی طرف کیوں جھکتا ہے اور یہ گناہ کا خیال پیدا ہی کیوں ہوتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اس وقت تک انسان گناہ کرتا ہے جب تک وہ خدا سے بے خبر رہتا ہے۔ بھلا کیا کوئی شخص جو چوری کرتا ہے وہ اس وقت کرتا ہے جبکہ گھر کا مالک جاگتا ہو اور روشنی بھی ہو یا اس وقت کرتا ہے جبکہ گھر کا مالک سویا ہوا ہو اور ایسا اندھیرا ہو کہ کچھ دکھائی نہ دیتا ہو؟ صاف ظاہر ہے کہ وہ اس وقت چوری کرتا ہے جب وہ یقین کرتا ہے کہ مالک بے خبر ہے اور روشنی نہیں ہے۔ اسی طرح پر ایک شخص جو گناہ کرتا ہے وہ اس وقت کرتا ہے جبکہ خدا تعالیٰ سے بے خبر ہو جاتا ہے اور اسکو اس پر کچھ یقین نہیں ہوتا نہ اس وقت جبکہ اس کو یقین ہو کہ خدا ہے اور وہ اس کے اعمال کو دیکھتا ہے اور اس کو سزا دے سکتا ہے اور یہ علم ہو کہ اگر میں کوئی کام اس کی خلاف مرضی کروں گا تو وہ اس کی سزا دیگا۔ جب یہ علم اور یقین خدا کی نسبت ہو تو پھر گناہ کی طرف میل اور توجہ نہیں ہو سکتی جب انسان یہ یقین رکھتا ہے کہ میں ہمیشہ اس کے ماتحت ہوں اور وہ میری بد اعمالیوں کی سزا دے سکتا ہے اور میرے اعمال کو دیکھتا ہے۔ پھر جرأت نہیں کر سکتا۔ جیسے ایک بھیڑ کو بھیڑیے کے سامنے باندھ دیا جائے تو کسی دوسرے کے کھیت کی طرف جانا درکنار اس کے سامنے کتنا ہی گھاس کھانے کے لئے ڈالا جاوے تو وہ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گی کیونکہ ایک خوف جان اس پر غلبہ کئے ہوئے ہے۔ پس جبکہ خوف ایک وحشی جانور پر اپنا اتنا اثر کر سکتا ہے کہ وہ کھانا تک چھوڑ دیتا ہے تو پھر انسان جب اپنے آپکو خدا تعالیٰ کے سامنے اسی طرح سمجھے اور یقین کرے کہ وہ دیکھتا ہے اور گناہ پر سزا دیتا ہے تو اس یقین کے بعد گناہ کی طرف متوجہ نہیں ہو سکتا بلکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ وہ صاعقہ کی طرح اس پر گریگا اور تباہ کر دیگا۔ پس یہ خوف جو خدا تعالیٰ کو بزرگ و برتر اور قدرت والا ماننے سے پیدا ہوتا ہے اس کو گناہ سے بچائیگا اور یہ سچا ایمان پیدا کریگا۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص ۳۰۹ و ص ۳۱۰)

صرف اسلام ہی کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس کی مذہبی اور الہامی کتاب یقینی اور قطعی طور پر محفوظ ہے

کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جسے قرآن کریم باترجمہ نہ آتا ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک اہم تقریر

فرمودہ ۹ رمئی ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب ۔ بمقام قادیان

فرمایا:-

دنیا کے تمام مذاہب میں سے

اسلام کو ہی یہ فخر حاصل ہے

کہ اس کی مذہبی اور الہامی کتاب یقینی اور قطعی طور پر محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی ایسی حفاظت فرمائی ہے کہ دشمن سے دشمن بھی اس کے محفوظ ہونے کی شہادت دینے پر مجبور رہے اور قرآن کریم کا محفوظ ہونا اس کی اندرونی شہادت سے ایسا ثابت ہے کہ کوئی انکار نہیں کرسکتا اگر کوئی شخص گلاب کے پھول کی دو چار پنکھڑیاں نوچ کر پھینک دے تو گلاب کے پھول کی شکل ہی بتا دے گی کہ یہ اصل صورت نہیں ہے۔ دراصل قدرت کی پیدا کی ہوئی جتنی چیزیں ہیں وہ ساری کی ساری ایسی ہیں کہ اگر ان کا کوئی حصہ کاٹا گیا ہو تو اس کا فوراً پتہ لگ جاتا ہے۔ خربوزہ کتنی عام چیز ہے۔ ایک پیسہ کے دو دو سیر بکتے تو ہم نے بھی دیکھے ہیں۔ اگر کوئی شخص خربوزہ کا کچھ حصہ کاٹ لے تو کیا یہ چوری چھپ سکتی ہے۔ آم کا ایک ٹکڑا اگر کوئی الگ کر دے تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ اس کا پتہ نہ لگے۔ انگور۔ سردا۔ انار غرض جس قدر پھل یا ترکاریاں ہیں ان میں سے کسی میں ذرا بھی فرق کر دو تو فوراً پتہ لگ جائے گا۔ پھر

یہ کس طرح ہو سکتا ہے

کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کے کلام میں دست اندازی کرے اور اس کا پتہ نہ چلے۔ اگر کوئی شخص دست اندازی کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ پہلی چیز میں کوئی نہ کوئی تبدیلی کرے۔ اور کسی چیز میں تبدیلی ہمیشہ دو قسم کی ہو سکتی ہے۔ اوّل اتفاقی حوادث سے دوسرے جو بالارادہ کی جائے۔ اگر پہلی بات ہو تو قرآن کریم کی آیات میں اتفاقی حادثہ کے رنگ میں کسی قسم کی تبدیلی بھی ثابت نہیں۔ اتفاقی حادثہ یہ ہو سکتا تھا کہ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کی کسی لمبی عبارت کا کوئی فقرہ بھول جاتا اور آپؐ اس کی جگہ کوئی اور فقرہ رکھ دیتے۔ مگر یہ اعتراض نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی کافر نے کیا اور نہ ہی مسلمانوں میں سے کبھی کسی نے کہا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کا کوئی فقرہ بھول گیا تھا۔ بعد میں بے شک دشمنوں نے اس قسم کی خرافات آپؐ کی طرف منسوب کرنے کی کوشش کی ہے مگر بعد کی بنائی ہوئی بات کو کون درست تسلیم کر سکتا ہے۔ ہر شخص اسے دشمنی اور عداوت پر ہی محمول کریگا باقی رہا قرآن کریم کے کسی حصہ کا بالارادہ نکال دینا سو اس کے مدعی مسلمانوں میں سے صرف شیعہ ہیں جو کہتے ہیں کہ قرآن کریم کے بعض حصے ارادتاً چھوڑ دئیے گئے ہیں مگر ان کی غلطی آپ ہی ظاہر ہے۔ میں سمجھتا ہوں

کہ اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت ہے

کہ حضرت علیؓ آخری خلیفہ ہوئے۔ اگر وہ حضرت ابو بکرؓ یا حضرت عمرؓ یا حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں فوت ہو جاتے تو شیعہ کہتے کہ ان کے پاس جو قرآن کا حصہ تھا وہ ان کے ساتھ ہی چلا گیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے حضرت علیؓ کو ان خلفاء کے زمانہ میں زندگی دی اور حضرت عثمانؓ کے بعد خلافت پر بٹھایا۔ اب بے شک کوئی شیعہ یہ کہے کہ حضرت علیؓ نے اس وقت بھی قرآن کریم کا وہ حصہ چھپائے رکھا جو ان کے پاس تھا۔ مگر اسے کون درست سمجھ سکتا ہے۔ ہر شخص یہی کہے گا کہ حضرت علیؓ جب خود بادشاہ بن گئے تھے تو انہوں نے قرآن کریم کا وہ حصہ کیوں ظاہر نہ کیا۔ غرض کوئی اعتراض قرآن کریم پر ایسا نہیں پڑتا جو معقول ہو اور

قرآن کریم کی حفاظت

کے متعلق شبہ پیدا کر سکے۔ پھر قرآن کریم کے بیسیوں حفاظ اس وقت موجود تھے اس وجہ سے بھی قرآن کریم میں خرابی کا امکان نہیں ہو سکتا۔ یہ شرف بھی صرف قرآن کریم کو حاصل ہے کہ ایک وقت میں اس کے بیسیوں حافظ موجود تھے اور پھر وہ سینکڑوں کی تعداد میں ہو گئے۔ پھر سینکڑوں سے ہزاروں کی تعداد میں ہو گئے اور اس وقت لاکھوں کی تعداد میں حفاظ موجود ہیں۔ سوائے قرآن کریم کے دنیا کی کوئی الہامی کتاب ایسی نہیں جسکو حفظ کیا جاتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ایسی اعلیٰ ترتیب کے ساتھ

اتارا ہے

کہ اس کا یاد کرنا بہت آسان ہے۔ میرا بیٹا ناصر احمد حافظ ہے اور اس نے پندرہ سال کی عمر میں ہی قرآن کریم حفظ کر لیا تھا۔ اور اس گئے گذرے زمانہ میں بھی جبکہ مسلمان اسلام سے بے اعتنائی کر رہے ہیں

لاکھوں حافظ موجود ہیں

ابتداء میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم لکھنے کو عار سمجھتی تھی لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہی صحابہؓ کی تعلیم کا انتظام کر دیا تھا جس کے نتیجہ میں مسلمانوں نے بہت جلد لکھنے پڑھنے میں مہارت پیدا کر لی اور قرآن کریم بھی لکھا جانے لگا۔ چنانچہ پہلے حضرت ابو بکرؓ نے قرآن کریم کو جو الگ الگ ٹکڑوں میں لکھا ہوا تھا ایک جلد میں لکھوایا۔ پھر حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے حفاظ سے اس کی نظر ثانی کرائی تاکہ لکھنے والوں سے اگر لکھنے میں کوئی غلطی ہو گئی ہو تو اصلاح کروا دی جائے۔ اس کے علاوہ اصل کام حضرت عثمانؓ نے قرآن کریم کی حفاظت کے متعلق یہ کیا کہ کئی جلدیں لکھوا کر تمام اسلامی ممالک میں بھجوا دیں تاکہ لوگوں میں تلاوت کا جو اختلاف تھا وہ مٹ جائے۔ مختلف علاقوں میں مختلف الفاظ ایک ہی مفہوم ادا کرنے کے لئے بولے جاتے ہیں اور جب تعلیم عام ہو جاتی ہے تو وہ

اختلاف مٹ جاتا ہے

مستشرقین یورپ نے قراءتوں کے اختلاف کو ایک ایسا رنگ دے دیا ہے کہ عام انسان ان کا جواب دینے سے گھبرا جاتا ہے حالانکہ بات کچھ بھی نہیں پنجاب کے ہی مختلف علاقوں میں ایک ہی مفہوم کے ادا کرنے کے لئے مختلف الفاظ بولے جاتے ہیں۔ مثلاً قادیان کے لوگ اگر پنجابی میں یہ کہنا چاہیں کہ انہوں نے پکڑ لیا ہے تو کہیں گے "پھڑ لیا" لیکن گجرات وغیرہ کے لوگ کہیں گے پھد لیا اب کیا کوئی شخص شور مچاتا ہے کہ بڑا خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ زبانوں میں اس قدر اختلاف ہے دلّی والے یہ دعوےٰ کرتے ہیں کہ ہماری اردو اچھی ہے اور لکھنؤ والے یہ دعوےٰ کرتے ہیں کہ ان کی اردو اچھی ہے۔ دہلی والے کیچڑ کہتے ہیں لیکن لکھنؤ والے اس کو کیچ کہیں گے۔ جس طرح ہمارے ہاں زبانوں میں

اختلاف ہے

اسی طرح عربوں میں بھی بعض اختلاف تھے

بعض قبائل میم کو جُب بولتے تھے۔ جیسے مکہ کو بکہ کہہ دیتے تھے۔ جب کسی کو نزلہ وزکام ہو تو وہ میم ادا نہیں کر سکتا۔ اگر وہ میری کہے گا تو منہ سے بیری نکلے گا۔ اس زمانہ میں آبادیاں بہت دور ہوتی تھیں۔ اگر وہ بیمار ہوتا تو وہ خیمے میں ہی پڑا رہتا جس کا نتیجہ ہوتا کہ بچے جب تلفظ اس سے سنتے ویسا ہی کہنا شروع کر دیتے۔ ان کو اصل زبان کا علم کیسے ہو سکتا تھا۔ جس طرح ان کے ماں باپ نے ان کے سامنے کوئی لفظ بولا۔ اسی طرح انہوں نے بولنا شروع کر دیا اور وہ اس جگہ کی زبان بن گئی۔ ہم نے کئی دفعہ سنا ہے۔ چھوٹے بچے میری کو میلی کہتے ہیں۔ غرض زبان کے توتلے ہونے یا کسی اور نقص کی وجہ سے جو لفظ بار بار نکلے گا وہی اس علاقے کی زبان بن جائے گا جیسے پنجابی میں پھڑلو اور پھدلو بن گیا۔ لیکن آہستہ آہستہ جب تعلیم پھیل گئی۔ اور زبان مکمل ہو گئی تو یہ اختلاف مٹ گیا۔ پس یہ

قرأت کا اختلاف

ایسا نہیں جو قرآن کریم کے محفوظ ہونے کے متعلق کوئی شبہ پیدا کر سکے۔ میرا جی چاہتا ہے کہ اختلاف الفاظ کے اسباب پر ایک کتاب منن الرحمٰن کے طور پر لکھی جائے۔ جس میں بتایا جائے کہ اختلاف کے کیا اسباب اور وجوہ ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ اس کی حفاظت میں شبہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ یہ مسلمانوں کی بد قسمتی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کی طرف سے توجہ ہٹالی ہے۔ اور دوسری طرف چلے گئے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک نہایت ہی قیمتی چیز خدا تعالیٰ کی طرف سے

عظیم الشان نعمت

کے طور پر مسلمانوں کو ملی تھی۔ اب جماعت احمدیہ کو اس کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے اور ہمارا کوئی آدمی ایسا نہیں رہنا چاہیئے۔ جو قرآن کریم نہ پڑھ سکتا ہو۔ اور جسے اس کا ترجمہ نہ آتا ہو۔ اگر کسی شخص کو اس کے کسی دوست کا کوئی خط آجائے۔ تو جب تک وہ اسے پڑھ نہ لے اسے چین نہیں آتا۔ اور اگر خود پڑھا ہوا نہ ہو۔

تو بیکے بعد دیگرے دو تین آدمیوں سے پڑھائے گا۔ تب اسے یقین آئیگا کہ پڑھنے والے نے صحیح پڑھا ہے۔ لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خط آئے۔ اور اس کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ غرباً قرآن کریم پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور امراُ اس کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔ حالانکہ جو شخص دنیاوی لحاظ سے کوئی علم رکھتا ہے یا امیر ہے تو اس کے لئے قرآن کریم کا پڑھنا زیادہ آسان ہے۔ کیونکہ اس کو قرآن کریم کے پڑھنے کے مواقع میسر آسکتے ہیں۔ میرے نزدیک ایسے لوگ جو کہ تعلیم یافتہ ہیں مثلاً ڈاکٹر ہیں وکیل ہیں بیرسٹر ہیں۔ انجینئر ہیں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ مجرم ہیں۔ کیونکہ وہ اگر قرآن مجید پڑھنا چاہتے تو بہت آسانی سے اور بہت جلدی پڑھ سکتے تھے۔ پس ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ گنہگار ہیں۔ دوسرے لوگوں کے متعلق تو یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ ان کا حافظہ کام نہیں کرتا تھا۔ لیکن ان لوگوں کے دماغ تو روشن تھے اور حافظہ کام کرتا تھا۔ تبھی تو انہوں نے ایسے علوم سیکھ لئے۔ ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کہے گا۔ کہ تمہیں دنیوی علوم کے لئے تو وقت اور حافظہ مل گیا۔ لیکن میرے کلام کو سمجھنے کے لئے نہ تمہارے پاس وقت تھا اور نہ ہی تمہارے پاس حافظہ تھا۔ ایک غریب آدمی کو تو دن میں دس بارہ گھنٹے اپنے پیشہ کے لئے

بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے وہ قرآن پڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور ایک امیر آدمی یا ایک ڈاکٹر جن کو چند گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے۔ ان کے لئے قرآن کریم پڑھنا کیا مشکل ہے۔ یہ سب سستی اور غفلت کی علامت ہے اگر انسان کوشش کرے تو بہت جلد اللہ تعالیٰ اس کے لئے رستہ آسان کر دیتا ہے۔ دوسری دنیا تو پہلے ہی دنیا کمانے میں منہمک ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ اگر ہماری جماعت بھی اسی طرح کرے۔ تو کتنے افسوس کی بات ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا علم و ہنر اور دوسری ایجادوں میں تو ترقی کرتی

جا رہی ہے۔ لیکن چونکہ قرآن کریم سے دور جا رہی ہے۔ اس لئے وہی چیزیں اس پر تباہی اور بربادی لا رہی ہیں۔ جب تک لوگ قرآن کریم کی تعلیمات کو نہیں اپنائیں گے۔ جب تک قرآن کریم کو اپنا رہبر نہیں مانیں گے۔ یہ اس وقت تک چین کا سانس نہیں لے سکتے۔ یہی دنیا کا مداوا ہماری جماعت کو کوشش کرنی چاہیئے کہ دنیا قرآن کریم کی خوبیوں سے واقف ہو اور قرآن کریم کی تعلیم لوگوں کے سامنے بار بار آتی رہے تاکہ دنیا اس امن کے سایہ تلے اکم امن حاصل کرے۔

اخبار احمدیہ

از ۲۳ تا ۲۸ جون ۱۹۶۵ء

(برائے خریداران خطبہ نمبر)

—• اس ہفتے بھی غالباً گرمی کی شدت کی وجہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو وقتاً فوقتاً بے چینی کی شکایت ہو جاتی رہی۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

—• محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت چند روز سے درد گردہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور کمزوری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

—• مکرم چیئرمین صاحب ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے بتایا ہے کہ سال ۶۶-۱۹۶۵ء کے لئے ٹاؤن کمیٹی ربوہ کا بجٹ ۱۲۵۵۰۰ روپے کی آمد اور ۱۵۹۶۶۰ روپے کے خرچ پر مشتمل ہے۔ آپ نے اخراجات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ شہر میں صحت بخش پانی مہیا کرنے کے لئے محلہ دارالنصر میں ٹیوب ویل کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ گول بازار ربوہ میں ۲۳ ہزار گیلن کی ایک ٹنکی زیر تعمیر ہے۔ امید ہے کہ سال ۱۹۶۶ء کے آخر تک اہل ربوہ کو پینے کا پانی ملنا شروع ہو جائے گا۔

—• محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ ۲۲ جون تک مسجد ڈنمارک کے وعدہ جات ایک لاکھ انتالیس ہزار اور چندہ کی وصولی ایک لاکھ تیرہ ہزار ہو چکی ہے (الحمد للہ)۔ جہاں وصولی کی رفتار خدا تعالیٰ کے فضل سے خوشکن ہے۔ وہاں وعدہ جات کی رفتار سست ہے۔ کسی بھی لجنہ کی طرف سے سو فیصدی ممبرات کے وعدہ جات موصول نہیں ہوئے۔ لجنات کو از سر نو وعدہ جات کا جائزہ لے کر یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ کوئی احمدی بہن اس سعادت سے محروم نہ رہے۔ مربیان سلسلہ اور سیکرٹری مال سے اس سلسلہ میں تعاون اور مدد کی درخواست ہے۔

—• مکرم وکیل الدیوان صاحب تحریک جدید نے اعلان کیا ہے کہ جن واقفین زندگی طلباء نے امسال میٹرک کا امتحان دیا تھا۔ وہ امتحان کے نتیجہ سے وکالت دیوان کو مطلع کریں۔ جامعہ احمدیہ میں طلباء کے داخلہ کے لئے واقفین زندگی کا انٹرویو موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ہوگا۔

شذرات

شیخ خورشید احمد

عیسائیوں کی پالیسی میں انقلابی تبدیلی

عیسائیوں کے با اختیار اور اہم ترین ادارہ ایکومینیکل کونسل نے حال ہی میں دیگر مذاہب کے ساتھ عیسائیت کے تعلقات کے بارہ میں جو نئی انقلابی پالیسی وضع کی ہے وہ الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں درج کی جا چکی ہے۔ اس پالیسی کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

"کلیسیا کا سینہ مسلمانوں کے احترام سے معمور ہے ...... اگرچہ یہودیوں کے ایک بہت بڑے طبقے نے رسول کو تسلیم نہیں کیا لیکن بزرگ خاندان کے باعث وہ خدا کے بہت چہیتے ہیں (یہ مجلس) یہودیوں سے نفرت اور ان کی تادیب کو ناپسند کرتی بلکہ اس کی مذمت کرتی ہے۔ ..... عیسائیوں کو چاہیئے کہ وہ کبھی یہودیوں کو راندہ۔ ملعون اور صلیب دینے کے ملزم لوگوں کی حیثیت سے پیش نہ کریں۔ روئے زمین پر دوسرے مذاہب بھی قلب بشر کے اضطراب کا جواب پیش کرتے ہیں۔ ... پس کلیسیا اپنے فرزندوں کو دوسرے مذہب کے ماننے والوں کی مذمت کرنے پر ملامت کرتا ہے۔ ... لہذا تمام بشر بالخصوص عیسائی دوسروں کے ساتھ ان کی نسل رنگ عقیدے اور طرز زندگی کے باعث امتیاز برتنے اور انہیں ہراساں کرنے سے پرہیز کریں"۔

(اسلامک ریویو بحوالہ شہاب ۳۰۔ مئی ۱۹۶۵ء)

عیسائیوں کی اس نئی پالیسی سے ظاہر ہے کہ عیسائیت کے موجودہ علمبردار وقت اور زمانہ کی مصلحت اور تقاضے کو ہر چیز پر مقدم رکھنے پر آمادہ ہیں حتیٰ کہ اس بارے میں انہیں اگر اپنے بنیادی اصولوں اور اپنی تمام گزشتہ روایات کو بھی ترک کرنا پڑے تو وہ اس کے لئے تیار ہیں۔ عیسائیوں کا یہ فیصلہ ان مسلمان حضرات کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے جو رواداری کی سنہری اسلامی تعلیم کو فراموش کر چکے ہیں۔ عیسائی تو غیروں کو حتیٰ کہ ان یہودیوں کو بھی گلے لگانے کی کوشش کر رہے ہیں جن کے ساتھ ان کی تاریخی اور نسلی دشمنی ضرب المثل کی حیثیت رکھتی تھی اور ادھر ہمارے ہاں کے بعض حلقے دن رات اسی فکر میں رہتے ہیں کہ کس طرح خود اپنوں کو بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں "کافر اور خارج از اسلام" قرار دیا جائے۔

وفات یافتہ انبیاء و صلحا کی صف میں

جماعتِ اسلامی کے ایک معروف لیڈر نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا:۔

"ہو سکتا ہے کہ ہم جیسے گنہگار کہیں بہت ہی آخر میں جگہ پائیں لیکن اس صف میں آخری جگہ پر ہونا بھی ایک عظیم سعادت ہے کیونکہ یہ وہ صف ہے کہ جس میں نبیین، صدیقین اور شہداء اور صالحین کھڑے کئے گئے۔ .... یہ وہ صف مبارک ہے کہ جس میں حضرت آدمؑ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم جیسی پُرعظمت ہستیاں کھڑی ہیں اور ان کے بعد ان کے صحابہ اور ان کے بنائے ہوئے صلحاء اور امت محمدیہ کے بہترین اسلاف ہیں یہ سب ان صفوں میں کھڑے ہیں ان میں امام احمد بن حنبل کھڑے ہیں۔ امام مالک کھڑے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کھڑے ہیں۔ امام شافعی کھڑے ہیں اور اس سرے سے اُس سرے تک نگاہ ڈالیں تو تمام بزرگانِ دین آپ کو یہاں نظر آتے ہیں"۔

(ایشیا ۱۵ جون ۶۵ء)

مقرر نے یہ کیا غضب ڈھایا کہ وفات یافتہ انبیاء و صلحاء کی صف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی لا کھڑا کیا حالانکہ وہ تو ان کے عقیدہ کے مطابق ابھی تک زندہ آسمان پر موجود ہیں!

ایک خواب

جماعتِ اسلامی کے ترجمان ایشیا لاہور میں حلقہ پشاور کی جماعتِ اسلامی کے امیر خان سردار علی خان صاحب کی ایک تقریر شائع ہوئی ہے جو انہوں نے "میں جماعتِ اسلامی سے کیسے متاثر ہوا" کے زیرِ عنوان کی ہے اس میں انہوں نے اپنا ایک خواب بھی بیان کیا جس کا ابتدائی حصہ یہ ہے:۔

"میں نے خطبات پڑھنے کے بعد جب نوافل اور اوراد و افکار کا شغل کر لیا تو ایک دفعہ ایک خاص بات پر مولانا مودودی صاحب کے متعلق میرے دل میں کچھ پریشانی اور اضطراب پیدا ہوا۔ اسی اضطراب کے دنوں میں ایک رات خواب میں میں نے اپنے آپ کو ایسے تانگے میں سوار پایا جسے چلانے والا میرے خیال میں اندھا ہے۔ غور سے دیکھا تو وہ مولانا مودودی تھے ...."

(ایشیا ۲۲ جون)

تعجب ہے کہ اتنا صاف اور واضح نظارہ دیکھنے کے باوجود خواب دیکھنے والے صاحب مودودی صاحب کو بینا قرار دیتے ہیں اور ان سے عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔

تبلیغ یا تلوار؟

ایک معاصر حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"داتا صاحب لوگوں کو نہایت ہی حکمت کے ساتھ دین کی تبلیغ فرماتے تھے ان کی محبت بھری باتیں سننے والوں کے دلوں میں اُتر جاتی تھیں۔ وہ غزنی سے تیر و تفنگ یا کوئی فوج ساتھ نہ لائے تھے لیکن مرشد کامل کی صحبت بابرکت میں رہ کر وہ طاقت ضرور ساتھ لائے تھے جو تبلیغ و تلوار سے کہیں بڑھ کر مؤثر اور دلوں کو فتح کرنے والی تھی۔ داتا صاحب نے محض اپنی زبان فیض اثر سے ہزاروں گم کردہ راہوں کو اسلام کی دولت سے مالا مال کر دیا"۔

(نوائے وقت ۲۰ جون)

حکمت کے ساتھ تبلیغ و تلقین ـــــ ہی وہ واحد ذریعہ ہے جو روزِ اوّل سے اسلام کی ترقی اور اشاعت کا موجب بنا ہے تبلیغ کی بدولت ہی اسلام دنیا کے کناروں تک جا پہنچا اور پھر ترقی کرتا چلا گیا۔ آج بھی اگر دنیا میں اسلام ترقی کر سکتا ہے تو اس کا واحد ذریعہ تبلیغ ہی ہے۔ اگر خدانخواستہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ بھی اسلام کے بعض نادان دوستوں کی طرح یہ نظریہ رکھتے کہ

"جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعی اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی ... تو ایک صدی کے اندر چوتھائی دنیا مسلمان ہو گئی"۔

(الجہاد فی الاسلام مصنفہ مودودی صاحب)

تو یقیناً وہ کبھی تبلیغ کے لئے اپنی زندگی وقف نہ کرتے بلکہ ہاتھ میں تلوار پکڑ کر دشمنوں کو تہ تیغ کرتے مگر اس کا نتیجہ کیا نکلتا؟ یقیناً یہی کہ غیر مسلموں کے جسم تو شاید قبضہ میں آجاتے لیکن ان کے قلوب کبھی مسخر نہ ہو سکتے۔

جہاد کی تشریح

سید اسعد اللہ شاہ صاحب خطیب جامع مسجد اکبر منڈی و ناظم مساجد اوقاف اپنے ایک مضمون میں فریضۂ جہاد کی اہمیت واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"جہاد کا لفظ جہد سے نکلا ہے .... لغت میں اس کے معنی انتہائی کوشش اور محنت کے ہیں اسی کے قریب قریب اس کے اصطلاحی معنے بھی ہیں یعنی حق کی بلندی اور اس کی اشاعت اور حفاظت کے لئے ہر قسم کی جد و جہد قربانی اور ایثار گوارا کرنا اور تمام جسمانی و مالی و دماغی قوتوں کو جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے بندوں کو ملی ہیں اسی راہ میں صرف کرنا ... جب جہاد کے معنی سعی بلیغ اور جد و جہد کے ہیں تو ہر نیک کام اس کے تحت میں داخل ہو سکتا ہے ... جہاد کی دوسری قسم جہاد بالعلم ہے ... جہاد کی تیسری قسم جہاد بالمال ہے ... جہاد بالنفس یعنی اپنے جسم و جان سے جہاد کرنا جہاد کے ان تمام اقسام کو شامل ہے جس میں انسان کا کوئی جسمانی محنت صرف ہو اور اس کی آخری حد خطرات سے بے پرواہ ہو کر اپنی زندگی کو بھی خدا کی راہ میں نثار کر دینا ہے"۔

(پندرہ روزہ بصیرت لاہور یکم جون ۶۵ء)

الحمد للہ کہ مسئلہ جہاد کے متعلق جماعتِ احمدیہ کا موقف و مسلک جو صحیح اسلامی تعلیم پر مبنی ہے اب اتنا مقبول ہو گیا ہے کہ ہر مکتب خیال کے مسلمان سرعت کے ساتھ اسے اختیار کرتے جا رہے ہیں جہاد کی جو تشریح مندرجہ بالا حوالہ میں بیان کی گئی ہے وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے ہی اس زمانہ میں پیش کی تھی ورنہ کچھ عرصہ قبل تک تو صرف تلوار کے جہاد کو ہی جہاد سمجھا جاتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے مسلمانوں کو جہاد بالعلم اور جہاد بالمال کی طرف توجہ دلائی تو آپ پر ہمعصر کفر کے فتوے لگائے گئے اور آپ کو نعوذ باللہ خارج از اسلام قرار دیا گیا۔

بقیہ فہرست تعلیم القرآن کلاس ربوہ

گذشتہ سے پیوستہ

۹۰ - انتصار احمد صاحب عباسی۔ میکلوڈ روڈ۔ لاہور
۹۱ - نور محمد خان صاحب معرفت صدر جماعت ڈیرہ اسمٰعیل خان
۹۲ - سید عزیز احمد خادم صاحب۔ سبزی منڈی گجرات
۹۳ - میاں محمد ابراہیم صاحب۔ جہلم شہر۔
۹۴ - سید عزیز احمد شاہ صاحب۔ گجرات شہر
۹۵ - شیخ انوار احمد صاحب سہ پسران۔ لیہ۔ ضلع مظفر گڑھ
۹۶ - چوہدری محمد افضل صاحب۔ لیہ حال دفعتی۔ ربوہ
۹۷ - ماسٹر حامد علی صاحب پہلوی۔ لیہ۔ ضلع مظفر گڑھ
۹۸ - سید بشیر احمد صاحب جیلانی۔ لیہ۔ حال دفعتی ربوہ۔ ضلع جھنگ
۹۹ - نیاز محمد خان صاحب طارق۔ لیہ۔ ضلع مظفر گڑھ
۱۰۰ - قاضی محمد اکبر صاحب سیکرٹری " " "
۱۰۱ - سید امیر حیدر شاہ صاحب کہتری ڈھانواگی۔ لیہ۔ ضلع مظفر گڑھ
۱۰۲ - قاضی عبدالخالق صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر۔ ایبٹ آباد
۱۰۳ - ماسٹر محمد صادق صاحب۔ گنگال ساکن ہرپال۔ ضلع سیالکوٹ۔
۱۰۴ - محمد احمد زاہد صاحب۔ بچیکی۔ ضلع شیخوپورہ
۱۰۵ - محمود احمد صاحب جہلمی۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ
۱۰۶ - احمد جواد مخدوم صاحب۔ بھیرہ۔ ضلع سرگودہا۔
۱۰۷ - سید علی احمد صاحب طارق۔ سیالکوٹ
۱۰۸ - ماسٹر نسیم احمد صاحب۔ ڈگری گھمناں۔ ضلع سیالکوٹ
۱۰۹ - ماسٹر محمد انور صاحب " " " "
۱۱۰ - ماسٹر ممتاز احمد صاحب " " " "
۱۱۱ - منصور احمد صاحب۔ متعلم کلاس نہم۔ ڈگری گھمناں۔ ضلع سیالکوٹ
۱۱۲ - رحیم بخش محمود صاحب۔ ضلع مظفر گڑھ۔
۱۱۳ - مہر محمد حیات صاحب۔ ڈاروہ۔ ضلع جھنگ
۱۱۴ - حافظ محمد اشرف صاحب پراچہ۔ بھیرہ۔ ضلع سرگودہا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

اس سال کی سکیم میں یہ مقرر کیا گیا تھا کہ ہر لجنہ ۴ اپریل کو اصلاح و ارشاد کے شعبہ کے تحت ایک خاص جلسہ منعقد کرے۔ اس پروگرام کے سلسلے میں صرف چند ایک لجنات کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ باقی تمام لجنات کو بھی چاہیئے کہ اپنے ہاں وسیع پیمانہ پر جلسے منعقد کریں اور ان کی رپورٹیں بھجوائیں۔ سالانہ کارگذاری پر جو نمبر دئے جائیں گے اس میں اس جلسہ کے انعقاد کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے گا۔

اس کے علاوہ لجنات نے بہت معمولی تعداد میں لٹریچر منگوا کر تقسیم کیا ہے۔ حالانکہ ہماری جماعت کی مستورات کو اس طرف بھی خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

چندہ اصلاح و ارشاد کی طرف بھی بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ ہر لجنہ کی آمد چندہ پچھلے سال سے زیادہ ہونی چاہیئے نہ کہ کم۔ امید ہے کہ لجنات اس طرف خاص طور پر توجہ کریں گی۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

مجالس خدام الاحمدیہ ہفتہ وصولی کا اہتمام کریں

از ۴ جولائی ۱۹۶۵ء تا ۱۰ جولائی ۱۹۶۵ء

جیساکہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے کہ رواں مالی سال کے آٹھ ماہ گذر جانے کے باوجود ابھی تک مجالس کی طرف سے ارسال کردہ چندہ کی وصولی مجموعی اور انفرادی طور پر مشخصہ بجٹ سے کم ہے۔ اسلئے ضرورت ہے کہ تمام مجالس چندہ جات کی وصولی کے لئے مہم کے رنگ میں کوشش کریں۔ لہذا تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ ۴ جولائی ۱۹۶۵ء سے ۱۰ جولائی ۱۹۶۵ء تک خدام الاحمدیہ کے چندہ جات کی وصولی کے لئے ہفتہ وصولی کا اہتمام کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں میں داخلہ

احباب جلد از جلد بہال اپنے بچے فرسٹ ایر اور سیکنڈ ایر (آرٹس) میں داخل کرانے کے لئے بھیجیں۔ اخراجات انتہائی کم۔ تعلیم بہترین۔ اور ماحول نہایت پسندیدہ ہے کالج کی فیس ۱۶/- روپے ماہوار اور ہوسٹل کا خرچ ۳۵/- اور ۴۰/- روپے کے درمیان ہے۔ اچھے مقررین۔ اچھے کھلاڑی۔ اور اچھے نتائج دکھلانے والے طلباء کو خاص رعایت

(پرنسپل)

تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں کا شاندار نتیجہ

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے امسال بھی ہمارے سکول کا نتیجہ نہایت شاندار رہا ہے۔ اور اسے یہ فخر حاصل ہوا ہے کہ ایک دیہاتی سکول ہونے کے باوجود یہ نتیجہ کے لحاظ سے بورڈ کے کسی سکول سے بھی پیچھے نہیں رہا۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

کل ۴۹ طالب علم شریک امتحان ہوئے۔ جن میں سے ۴۳ اعلیٰ نمبروں پر کامیاب ہوئے اور صرف ۳ طالب علم سوشل سٹڈی کے مضمون میں کمپارٹمنٹ میں آئے ہیں۔ اگر کمپارٹمنٹ والے طلباء کو شامل کر لیا جائے تو ہمارا نتیجہ سو فی صدی ہے۔ ورنہ ۹۴ فی صدی پاس ہونے والے طلباء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

فرسٹ ڈویژن ۴ سیکنڈ ڈویژن ۳۲ تھرڈ ڈویژن صرف ۷ ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ ہمارے سکول کے سٹاف کو اللہ تعالےٰ مزید محنت اور جانفشانی سے کام کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شاندار خدمات بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں براستہ بدوملہی)

تجنید کا کام اور لجنات

ہر لجنہ اپنی ماہوار رپورٹ میں یہ ذکر کرے کہ کتنی ممبرات ناصرات الاحمدیہ لجنہ میں شامل ہوئی ہیں اور تعداد ممبرات لجنہ اماء اللہ پہلے سے کتنی زیادہ ہوئی ہے۔

۲- دیہات میں جہاں لجنہ قائم نہیں ہے۔ وہاں ہر ضلع کی صدر لجنہ پہنچ کر لجنہ قائم کرے۔ اور عہدیداران اسبات کی نگرانی کریں کہ قائم کردہ لجنہ باقاعدہ مرکز میں رپورٹیں بھجواتی ہیں یا نہیں۔ پچھلے سال ایک لجنہ کو اسی کام پر سپیشل انعام دیا گیا تھا۔ سالانہ نتیجہ کے وقت اسبات کا خیال رکھا جاتا ہے۔

(سیکرٹری تجنید)

دعائے مغفرت: - میرے چھوٹے بھائی عبدالباری خانصاحب اکوٹنٹ ٹیلیفون آفس لاہور ابن چوہدری عبدالحی خانصاحب مرحوم صحابی کا لکھڑ صحابی مورخہ ۲۲ جون قریباً ڈیڑھ ماہ بعارضہ بخار وغیرہ بیمار رہ کر لاہور میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نعش اسی روز ربوہ لائی گئی۔ اگلے روز صبح ساڑھے نو بجے مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی اور دفنین کے بعد قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ نے دعا کروائی۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر صرف بیالیس برس کی تھی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ تین لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑے ہیں۔ سب سے بڑے بچے کی عمر اس وقت ۱۷ سال ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے درجات

تریاق اٹھرا علاج اٹھرا کیلئے — مکمل کورس پندرہ روپے ۱۵/- — نور نظر اولاد نرینہ کیلئے — مکمل کورس پندرہ روپے ۱۵/- — خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام تمام علمی و دینی امور کے بارے میں حضرت اقدس علیہ السلام کی تعلیم کے یکجائی مطالعہ کے لئے حضور اقدس علیہ السلام کی نمائندہ تحریرات و ملفوظات کا انتخاب ضخامت ۳۲۰ صفحات قیمت ۲۰ روپے ملنے کا پتہ جمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ

اسلام آباد

کے سیکٹر ۲ / ۷ / G میں

گورنمنٹ نے ہمیں محدود تعداد میں پلاٹ الاٹ کئے ہیں۔ ۱۳۸ مربع گز پر تین کمروں کے مکانات معہ دیگر ضروریات کے آسان اقساط پر حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات فوری لکھیں یا ملیں۔

الحبیب ہاؤسنگ کارپوریشن رجسٹرڈ ۲۰

پہلی منزل اورنگ زیب مارکیٹ بندر روڈ بالمقابل ریڈیو پاکستان کراچی

اعلان

ہمارے پاس ہفتہ عشرہ کے بعد سندھ کی بہترین گندم فروخت کے لئے موجود ہوگی مزید معلومات آغا صفدر احمد صاحب بھٹی سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔
عبدالسلام اعوان محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ

امتحان طبی رجسٹریشن بورڈ
کے حل شدہ سوالات ۵/- میں
پڑھیئے۔
ادارہ ہومیوپیتھ
دھدبر (کھاریاں) گجرات

پشاور کے احباب

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
کی شہرہ آفاق
حب اٹھرا رجسٹرڈ
اور
دیگر ادویات ہم سے طلب کریں
ڈاکٹر ملک وحید الزمان
سعید میڈیکل ہال سکندر پورہ پشاور

ہوالشافی
ہر موسم میں یکساں مفید
مقویات (TONICS)

بچوں کے لیے:-
بے بی ٹانک
رکی ہوئی نشوونما والے کمزور سوکھے بچوں کے لئے ۳/- ۱/۲۵
سب کے لئے:-
جنرل ٹانک
دماغی کام کی تکلیفات اور دماغی و اعصابی کمزوری کیلئے ۴/- ۲/۲۵
سپیشل ٹانک
کمی خون چہرہ کی زردی اور جسمانی لاغری کے لئے ۵/- ۲/۷۵
سپیشل کورس (ہر دو کیلئے)
کمزوری کا فوری علاج ۱۰/-
ری جویدی نٹنگ کورس قیمت ۳۰/-
Rejuvenating Course Rs.30/-
فیمسلین ۱ مستورات کے لئے
بانجھ پن اولاد نہ ہونے کا کامیاب علاج ۱۰/-
فیمسلین ۲
رحم کی کمزوری بوجھ اور اسقاط کے خطرہ کیلئے ۵/-
کیور ہومیوپیتھک فارمیسی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال۔ لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

قابل فروخت کوٹھی

ایک عدد کوٹھی ایک کنال ہے جس میں چھوٹے بڑے ۱۱ کمرے ہیں ریلوے روڈ پر اسٹیشن کے سامنے واقع ہے قابل فروخت ہے یہ کوٹھی لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ کی ہے خواہشمند احباب مجھ سے خط و کتابت کریں
چوہدری محمد بوٹا
سیالکوٹ شاپ غلہ منڈی۔ ربوہ

سلیقہ مند خاتون

گھریلو اخراجات میں کفایت ... مستقبل کا خیال ... متوقع اور غیر متوقع ضرورتوں کے لئے بچت کا اہتمام اور سیونگز سرٹیفکیٹ خرید کر بچت کی رقم میں تیزی سے اضافہ کرنے کی لگن ... یہ ہیں سلیقہ مند خاتون کے فرائض سیونگز سرٹیفکیٹوں میں رقم لگانے سے کسی کاوش و خطرے کے بغیر 6 فیصد سالانہ منافع ملتا ہے۔ اور اس جمع شدہ رقم اور منافع پر انکم ٹیکس بھی نہیں لگتا۔

ہر شخص 30,000 روپے تک کے سرٹیفکیٹ خرید سکتا ہے

سیونگز سرٹیفکیٹ

ہمدرد نسواں (دھڑکی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے

وصایا

نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۴۰۷ میں نورجہاں بیگم زوجہ سید محمود الحسن

قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ رام سر ڈاکخانہ بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :۔

(۱) زیورات مالیتی ایک ہزار روپیہ (۲) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ تین ہزار روپیہ صرف اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد حصہ جائیداد داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے علاوہ یا اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت ہو گی۔

نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو گی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

اس کے علاوہ مجھے اپنے شوہر کی طرف سے مبلغ دس روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور تا زیست اس کے ۱/۱۰ حصہ بمد حصہ آمد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ :۔ نورجہاں بیگم

گواہ شد :۔ خاوند موصیہ محمود الحسن سکنہ محلہ رام سر بھاگلپور۔ گواہ شد :۔ ڈاکٹر محمد یونس صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور۔ گواہ شد :۔ مرزا محمود احمد صادق ناظر بیت المال قادیان۔

وصیت نمبر ۱۳۴۳۸ شیخ محامد حسین ولد شیخ حافظ الٰہی بخش صاحب

قوم شیخ پیشہ کاشتکاری عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن خانپور ملکی ڈاکخانہ غازی پور ضلع مونگھیر صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اپنی جائیداد کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) اراضی زرعی جدی دو بیگھہ قیمتی چار ہزار روپیہ صرف جس میں سے کچھ حصہ گیارہ سو روپیہ میں رہن ہے۔

۲۔ مکان سکونتی دو کٹھہ رقبہ میں قیمت ایک ہزار روپیہ۔ اس جملہ اراضی و سکونتی مکان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ نیز اسباب کی وصیت کرتا ہوں کہ زرعی اراضی سے جس قدر آمد بصورت فصل مجھے ہو گی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

۳۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

۴۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد :۔ شیخ محامد حسین بقلم خود

گواہ شد :۔ محمد عاشق حسین بقلم خود صدر جماعت احمدیہ خانپور ملکی

گواہ شد :۔ محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان حال وارد خانپور ملکی۔ ۱۲/۴/۶۵

وصیت نمبر ۱۳۵۹۹ میں احمد عبد الحمید ولد احمد عبد اللہ صاحب

قوم احمدی پیشہ ملازمت سرکاری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ خاص ضلع حیدر آباد صوبہ اندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گذارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو سرکاری ملازمت میں مجھے ۱۵ – ۱۷۰ ملتی ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہو گی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد احمد عبد الحمید موصی ۱۳/۱/۶۴

گواہ شد :۔ سید سلیمان صاحب ولد سید ابراہیم صاحب مرحوم کوٹلہ عالیجاہ حیدر آباد ۱۳/۱/۶۴

گواہ شد :۔ سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن لال فیکٹری حیدر آباد ۱۳/۱۱/۶۴

وصیت نمبر ۱۳۶۱۶ میں رفیق احمد ولد محمد صدیق صاحب قوم راجپوت

پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۴/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا اس وقت گذارہ مبلغ ستائیس روپے ماہوار وظیفہ پر ہے جو صدر انجمن احمدیہ قادیان سے تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے ملتا ہے۔ میری آمد میں جو کمی بیشی ہو گی اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اپنی آمد ہر قسم کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد :۔ رفیق احمد شاد

گواہ شد :۔ بشیر احمد بہار قادیان ولد حاجی خدا بخش صاحب درویش قادیان بقلم خود ۳۰/۴/۶۵

گواہ شد :۔ قریشی عبد القادر اعوان موصی ۶۲۹۹ ولد حافظ محمد امین درویش قادیان۔

ہمیشہ اپنی

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی آرام دہ بسوں پر سفر کیجئے (مینجر)

احباب ہمیشہ اپنی

قابل اعتماد سروس پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں

افروڈور

جرمنی کی ایک نادر دوائی

ذہنی پریشانی۔ کام کرنے کو جی نہ چاہنا۔ ذہنی کھچاؤ

چڑچڑاپن۔ جلد غصہ آجانا۔ ذہنی انتشار

جلد تھک جانا۔ بیحد کمزوری۔ مردانہ بانجھ پن

کیلئے

جرمنی کی بنی افروڈور گولیاں بے حد مفید ہیں استعمال کے ایک ہفتہ بعد آپ اپنے اندر ایک غیر معمولی طاقت اور تندرستی کا احساس پائیں گے۔ ۵۰ گولیوں کی قیمت علاوہ محصولڈاک ۱۵/- روپے

شفا میڈیکو سوداگران انگریزی ادویات

چوک میو ہسپتال لاہور

فون ۶۳۶۹۳ / ۳۲۱۱

جب کوئی قوم یتامیٰ اور مساکین کی خبر گیری کرنے لگ جائے تو وہ خود بخود بہادر بن جاتی ہے

اور اگر اسے ایمان اور توکل بھی حاصل ہو تو پھر موت کا ڈر اس کے قریب بھی نہیں آسکتا

(۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سورۃ البقرہ کی آیت ویسئلونک عن الیتٰمٰی۔ قل اصلاح لھم خیر۔ وان تخالطوھم فاخوانکم ۔ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے یتامیٰ کی خبر گیری کی اہمیت کے متعلق مزید فرماتے ہیں:-

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا واقعہ ہے ایک بچہ یتیم رہ گیا۔ تو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم میں آپس میں لڑائی شروع ہو گئی، ایک کہتا تھا میں اس کی پرورش کروں گا اور دوسرا کہتا تھا میں اس کی پرورش کروں گا۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ معاملہ پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ بچہ سامنے کرو اور وہ جس کو پسند کرے اس کے سپرد کر دو۔ مگر آج یہ حالت ہے کہ جب کوئی شخص مرنے لگتا ہے تو اسے اپنی زندگی کی آخری گھڑیوں میں سب سے بڑا فکر اور اضطراب یہی ہوتا ہے کہ میرے بعد میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ کون ان کی پرورش کرے گا۔ کون ان کی نگہداشت کرے گا۔ کون ان کی طرف محبت اور پیار کی نگاہ سے دیکھے گا۔ اور جب وہ شخص مر جاتا ہے اور اس کے بچوں کی پرورش کا سوال سامنے آتا ہے تو ایک شخص کہتا ہے میرا دل تو چاہتا ہے کہ بچہ لے لوں مگر کیا کروں مجھ پر بوجھ پڑا ہے۔ دوسرا کہتا ہے میں تیار تو میرا بھی یہی تھا مگر مشکلات بہت ہیں۔ تیسرا کہتا ہے میں بھی یہ ثواب حاصل کرنا چاہتا تھا مگر بہت مجبور ہوں۔ اس طرح ایک ایک کر کے ہر شخص اس بوجھ سے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم میں یہ بات نہیں تھی۔ وہ بھاگتے نہیں تھے، بلکہ خوشی سے اس ثواب کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ جب کسی قوم میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے کہ وہ یتامیٰ و مساکین کی خبر گیری کرنے لگ جائے۔ ان کا احترام افراد قوم کے دلوں میں پیدا ہو جائے ان کی پرورش میں انہیں سکون اور راحت حاصل ہو اور وہ یتیموں کو ایسے ہی سمجھیں جیسے ان کے اپنے بچے ہیں تو اس وقت ایمان کے بغیر بھی وہ قوم بہادر بن جاتی ہے اور جب اس کے ساتھ کسی کو حیات بعد الموت پر ایمان بھی ہو اور زندہ خدا پر توکل ہو تو پھر تو یہ دو چیزیں مل کر اس کے دل کو ایسا مضبوط بنا دیتی ہیں کہ موت کا ڈر اس کے قریب بھی نہیں آتا۔ یورپین قوموں میں اگر ہمیں دلیری نظر آتی ہے تو اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ نوجوانوں کے اندر یہ احساس پایا جاتا ہے کہ اگر ہم مر گئے تو ہماری قوم یتامیٰ و بیوگان کی خبر گیری کرے گی۔ یہی وجہ ہے کہ مرنے والا موت کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتا وہ جاتا ہے اور اپنی جان کو قربان کر دیتا ہے ایمان اور چیز ہے۔ وہ زیادہ تر انہی لوگوں کو حاصل ہوتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ سے کوئی پختہ اور تازہ ایمان لانا نصیب ہو۔ مگر قومی کیریکٹر کی اس رنگ میں مضبوطی ایمان کے بغیر بھی افراد قوم کو بہادر اور نڈر بنا دیا کرتی ہے۔

وان تخالطوھم فاخوانکم فرمایا اگر تم انہیں اپنے ساتھ ملا لو یعنی کھانے پینے تجارت اور دوسرے کام کاج میں ان کو اپنے ساتھ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہی ہیں تم ایسا کر سکتے ہو مگر بھائی کہہ کر ذمہ داریاں بھی بتا دیں کہ ان کے ساتھ وہ معاملہ ہونا چاہیئے جو ایک بڑا بھائی اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ کرتا ہے بڑا بھائی جس کے سپرد چھوٹے بھائیوں کی نگرانی ہوتی ہے وہ اسی طرح کرتا ہے کہ ان کے مال کی حفاظت کرتا ہے انہیں کھلاتا پلاتا ہے اور بڑے ہونے پر ان کا مال ان کو دے دیتا ہے۔ اسی طرح یتامیٰ کو بھائی کہہ کر توجہ دلائی کہ چھوٹے بھائیوں سے لینے کی امید نہ رکھو بلکہ انہیں اپنے پاس سے بھی کچھ دینا چاہیئے۔ اور ان کے ساتھ وہی معاملہ ہونا چاہیئے جو بھائیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۹۵-۹۶)

قاہرہ میں چار افریشیائی سربراہوں کی اہم ملاقات

جنوب مشرقی ایشیا کی صورت حال پر غور

قاہرہ ۲۹ جون۔ قاہرہ میں کل چار افریشیائی سربراہوں کی ایک روزہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں صدر ایوب۔ صدر سوکارنو۔ وزیر اعظم چو این لائی۔ اور صدر ناصر شریک ہوئے۔ صدر ایوب نے اپنے پروگرام میں قدرے تبدیلی کر کے اس کانفرنس میں شرکت کی۔ وہ لندن سے قاہرہ میں رکے بغیر کراچی پہنچنے والے تھے مگر کانفرنس کی وجہ سے انہیں وہاں رکنا پڑا۔

کانفرنس میں انتہائی اہم امور زیر بحث آئے۔ ان میں دوسری افریشیائی کانفرنس سے متعلق مسائل جنوب مشرقی ایشیا کی صورت حال اور باہمی دلچسپی کے دوسرے معاملات شامل ہیں۔

پروگرام کے مطابق صدر ایوب کل شام کراچی پہنچنے والے تھے۔ لیکن تینوں سربراہوں نے انہیں قاہرہ میں ٹھہرنے کی دعوت دی جسے قبول کر لیا گیا۔ اور پروگرام میں تھوڑی سی تبدیلی کر دی گئی۔ اس کانفرنس میں چاروں ملکوں کے وزراء خارجہ نے بھی شرکت کی انڈونیشی وزیر خارجہ پہلے سے وہاں موجود تھے۔ اور وزیر خارجہ بھٹو۔ چینی وزیر خارجہ مارشل چین ژی۔ اور عرب جمہوریہ کے وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود ریاض کو کانفرنس میں شرکت کے لئے بلا لیا گیا۔

قحط کے ذمہ دار شاستری ہیں

نئی دہلی ۲۹ جون۔ مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ مسٹر وی پی نائک نے الزام لگایا ہے کہ بھارت کے موجودہ غذائی بحران کے ذمہ دار مسٹر شاستری ہیں۔

پروگرام تعلیم القرآن کلاس

بمقام مسجد مبارک ربوہ۔ جولائی ۱۹۶۵ء

وقت	نام استاذ	تفصیل مضمون
۷ سے ۷-۴۵	محترم مولانا ابو العطاء صاحب متبادل محترم مولانا محمد صادق صاحب	ترجمہ قرآن مجید و تفسیر پارہ ۱۱-۱۲-۱۳
۷-۴۵ سے ۸-۳۰	محترم سید داؤد احمد صاحب متبادل محترم حکیم خورشید احمد صاحب	حدیث ریاض الصالحین
۸-۳۰ سے ۹-۱۵	محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب	ترجمہ قرآن مجید و تفسیر پارہ ۱۴-۱۵-۱۶
۹-۱۵ سے ۹-۴۵	وقفہ	
۹-۴۵ سے ۱۰-۳۰	محترم مولانا ابو المنیر صاحب	ترجمہ قرآن مجید و تفسیر پارہ ۱۷-۱۸-۱۹-۲۰
۱۰-۳۰ سے ۱۱-۱۵	علماء سلسلہ	دینی مسائل پر لیکچرز۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

دعوتِ ولیمہ

مورخہ ۱۹ جون ۱۹۶۵ء کو بعد نماز مغرب خاکسار کے بڑے بھائی محمد عبد اللہ صاحب نے اپنے مکان واقع دار الیمن پر اپنے لڑکے نذیر احمد کی دعوت ولیمہ دی جس میں علاوہ دوسرے احباب کے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد نے بھی ازراہ ذرہ نوازی شرکت فرمائی۔ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور نے دعا کروائی۔
نذیر احمد کا نکاح گزشتہ سال ماہ اپریل میں بشریٰ بیگم بنت میاں عمر الدین صاحب آف گھگھو کے چک ضلع سیالکوٹ کے ساتھ ہوا تھا بارات مورخہ ۱۶ جون کو گھنوکے چک گئی اور اگلے روز واپس آئی۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ثابت کرے (محمد صدیق شاہد وکالت تبشیر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴